REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم شنبہ

۲۹ رجب ۱۳۶۸ھ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۳	۲۸ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۲۸ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۱

کشمیر کے ہزاروں مسلمانوں کو مشرقی پنجاب میں بھیجا جا رہا ہے

مسلمان رائے دہندوں کی تعداد کم کرنے کی کوشش

راولپنڈی، ۲۷ مئی آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری آغا شوکت علی نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کے مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ کی حکومت مسلمان رائے دہندوں کی تعداد کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ استصواب رائے کے موقع پر پاکستان کو کم سے کم ووٹ حاصل ہو سکیں۔ اس سلسلے میں ہزاروں بے کار کشمیری مسلمان کاریگروں اور مزدوروں کو ملازمت کا لالچ دے کر مشرقی پنجاب میں بھیجا جا رہا ہے

آغا شوکت علی نے کشمیری مسلمانوں کو کہا ہے کہ وہ اس چال سے خبردار رہیں اور کسی لالچ کی بنا پر اپنے گھروں کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی ناصر آباد اسٹیٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ **الحمد للہ**

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد بھی بفضلہ بخیریت ہیں

گنج (لاہور) میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۸ مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد گنج (لاہور) میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقتدر علماء ابوالبشارات مولوی عبدالغفور صاحب مکرم مولوی عبدالمالک صاحب اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ تقاریر فرمائیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

ترکی اور پاکستان کی آزادی کی جدوجہد میں مشابہت ہے (میاں بشیر احمد)

آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے میاں بشیر احمد پاکستانی سفیر متعینہ ترکی نے کہا کہ پاکستان کے پہلے نامزد سفیر کی حیثیت سے ترکی روانہ ہوتے وقت میرا اولین فرض یہ ہے کہ میں حکومت پاکستان اور تمام اہل پاکستان کو یقین دلاؤں کہ میرا مصمم ارادہ ہے کہ میں حتی الوسع اپنی قوم کے مفاد کے لئے سعی کرتا رہوں گا اور میری کوشش یہی ہو گی کہ میں ان دو قوموں کو ایک دوسرے کے صحیح جذبات و مقاصد سے آگاہ رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب تر لاؤں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

کشمیر کمیشن اور حکومت پاکستان کے درمیان مذاکرات

کراچی ۲۷ مئی آج شام کشمیر کمیشن اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان عارضی صلح کی تازہ تجاویز پر تبادلہ خیالات ہو گا۔ چوہدری غلام عباس اور سردار ابراہیم اس سلسلے میں آج نواب مشتاق احمد گورمانی وزیر بے محکمہ سے ملاقات کر رہے ہیں۔

برما کی سرحدی صورت حال

لندن ۲۷ مئی۔ یہاں برما کی شمالی سرحد کی صورت حال کا نہایت دلچسپی سے مطالعہ کیا جا رہا ہے یہ اطلاعات کہ کمیونسٹ سرحد کی جانب بڑھ رہے ہیں اور بعض علاقوں میں انہوں نے سرحد بھی پار کر لی ہے۔ خاص طور پر تشویشناک ہیں لیکن یہ توقع ہے کہ کم از کم کچھ عرصہ تک کوئی نازک صورت حال پیدا نہیں ہو گی۔ آج ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ دوسرے الفاظ میں ہمیں یہ امید نہیں ہے کہ چینی کمیونسٹ برما پر ڈرامائی طور سے

لگان داری کے قوانین کے متعلق سوالنامہ

لاہور، ۲۷ مئی گورنر مغربی پنجاب نے لگان داری کے قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے ۲۲ سوالوں پر مشتمل ایک سوالنامہ جاری کیا ہے تاکہ عوام کی رائے دریافت کی جا سکے سوالنامہ کا جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون مقرر کی گئی ہے

نارمل سکولوں کے امتحانات

لاہور، ۲۷ مئی۔ گورنمنٹ سکولوں میں جے وی۔ اور ایس وی کلاسوں (استادوں) کے داخلے کے لئے امتحان مقابلہ ۲۰ مئی کو صوبہ کے تمام اضلاع میں محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام ہوا جے۔ وی کی کل ۱۱۲۰ سیٹوں کے لئے ۱۹۰۳ امیدوار تھے اور ایس وی کی ۱۲۰ سیٹوں کے لئے ۱۸۱ امیدواروں نے امتحان دیا۔ ان تحریری امتحانوں کے نتیجہ کا اعلان ۷ جون ۱۹۴۹ء کو کیا جائے گا۔ اور کامیاب امیدواروں کو مختلف نارمل سکولوں میں داخل ہونے کو کہا جائے گا۔

صوبے میں اس وقت استادوں کے لئے پانچ نارمل سکول کام کر رہے ہیں۔ ایسے چار اور سکول عنقریب کھل جائیں گے دو ملتان ڈویژن میں اور دو لاہور ڈویژن میں۔ ان سکولوں کے اجراء کے بعد ہر ڈویژن میں تین تین نارمل سکول ہو جائیں گے۔

فرانس کی طرف سے ثالثی کی پیشکش

دمشق ۲۷ مئی۔ فرانس نے دمشق میں اپنے وزیر مختار کے توسط سے عارضی صلح کے مذاکرات ٹوٹ جانے کے سلسلہ میں شام اور یہودیوں کے درمیان ثالثی کرنے کی پیشکش کی ہے

برطانوی حلقوں میں اطالوی عورتیں

لندن ۲۷ مئی۔ برطانیہ کے ملوں میں کام کرنے کے لئے اطالوی عورتوں کو انگلستان لایا جائے گا۔ ۵۰ عورتوں پر مشتمل پہلا تجرباتی گروہ آئندہ ماہ کے اوائل میں یہاں پہنچ رہا ہے۔ (رسٹار)

دس ہزار سونے کا لین دین

بیروت ۲۷ مئی۔ شام نے امریکہ سے ۳۵ ڈالر اونس کے حساب سے ۱۰ ہزار اونس سونا خریدا ہے یہ قیمت سرکاری طور پر مقرر ہے۔ سونا دمشق پہنچ چکا ہے۔ اسے شام کی نئی کرنسی کی پشت پر رکھنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ (رسٹار)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے دلیسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

آسمانی مُصلح کی ضرورت

از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

(۳)

سلسلہ نبوت کو جاری رکھنے کا اہم سبب

اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ قرآن کریم نے اصلاح خلق کے لئے انبیاء علیہم السلام کے ہمیشہ آتے رہنے پر تفصیل بحث کی ہے اور یہ کہ قومیں بھی اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ ان کی اصلاح کے لئے انبیاء آتے رہے۔ اس بات کو واضح کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم نے نہایت عجیب اور مضبوط دلائل سے اس بات پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ سلسلہ انبیاء کو ہمیشہ جاری رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ کیوں نہ کسی نبی کے بعد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ بالخصوص جبکہ سب انبیاء علیہم السلام آکر یہی کہا کرتے ہیں کہ یا قوم اعبدوا اللّٰہ ما لکم من الٰہ غیرہ (اعراف ع ۸ تا ۱۱) کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی حضرت نوحؑ نے فرمایا۔ یہی حضرت ہودؑ و صالحؑ و ابراہیمؑ و موسےٰؑ و عیسےٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (دیکھو ھود) پھر فرمایا ما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔ کہ ہم نے ہر نبی کو یہی پیغام دیا تھا۔ کہ میرے سوائے تمہارا کوئی معبود نہیں۔ پس میری عبادت کرو۔ سو اللہ تعالےٰ نے اس بات کو سورۂ نساء ع ۲۳ میں اس طرح بیان فرمایا کہ انا اوحینا الیک کہ اے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے تیری طرف بھی اسی طرح وحی نازل فرمائی۔ جیسے کہ ہم نے حضرت نوحؑ اور آپ کے بعد آنے والے نبیوں پر اپنا کلام نازل فرمایا تھا۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور آپ کی اولاد میں آنے والے نبیوں پر اپنا کلام نازل فرمایا تھا۔ اور پھر جیسے حضرت عیسےٰؑ، یونسؑ و ہارون و سلیمان علیہم السلام پر اپنا کلام نازل فرمایا تھا۔ اور حضرت داؤدؑ کو زبور عطا کیا تھا۔ پھر فرمایا یہ تو ہمارے وہ انبیاء ہیں۔ جن کا نام لے کر ہم نے ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ ہم نے اور بھی نبی مبعوث فرمائے تھے۔ جن کا نام بنام ہم نے ذکر نہیں کیا۔ ان سب کو ہم نے اپنا پیغام دے کر اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ ان کی طرف سے لوگوں کو کہا گیا۔ یا قومنا اجیبوا داعی اللّٰہ

اے قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی آواز پر کان دھرو۔ اور جو پیغام وہ دیتا ہے۔ اس کو قبول کرو۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ ہم نے بعثت انبیاء کا یہ سلسلہ کیوں جاری رکھا۔ اور کسی نبی کے بعد بھی کیوں یہ سلسلہ بند نہ کیا۔ فرمایا اس لئے کہ لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرسل۔ تاکہ لوگوں کا اللہ پر اعتراض نہ ہو۔ یعنی جس نبی کے بعد بھی ہم یہ اعلان کر دیتے کہ اب فلاں نبی کے بعد اور نبی نہیں آئیگا تو اس آخری نبی کے بعد آنیوالے لوگوں کا ہم پر یہ اعتراض نہ ہو۔ اور ان کے ہاتھ میں ہمارے خلاف کوئی حجت نہ آجائے۔ اور یہ بات ہے بھی سچ کہ جب مخلوق خدا کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے حالات بھی وہی۔ ان کی ذہنی کیفیت وہی جو پہلے لوگوں کی تھی پھر خدا وہی اسکی صفات وہی جو پہلے زمانہ میں تھیں۔ تو پھر کسطرح ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ جب پہلے لوگوں کی حالت قابل اصلاح ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ کی صفت مرسل جوش میں آکر فوراً اپنے گنہگار قابل اصلاح بندوں کے لئے اپنے کسی مصلح کا انتظام کر دیتی۔ مگر بعد میں پیدا ہونے والے لوگوں کے لئے جب ویسی ہی کسی مصلح کی ضرورت پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ کہہ دے۔ کہ میں نے فلاں نبی کے بعد مصلحین کا دروازہ بند کر دیا ہے کیا اس کا یہی مفہوم نہیں کہ خالق خدا کھانے پینے والے انسان تو پیدا کرتا چلا جائے۔ مگر ان کے لئے خوراک اور پانی کا سلسلہ بند کر دے۔ کیا وہ گورنمنٹ گورنمنٹ کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ جو ایک وقت تک تو رعایا کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے سکول اور ٹیچروں کا انتظام کرے۔ اور اسی طرح اپنی رعایا کے بیمار ہونے والے لوگوں کے لئے ہسپتالوں اور ڈاکٹروں کا انتظام کرتی رہے۔ مگر کسی وقت آکر اعلان کر دے کہ ہم رہیں گے تو تمہارے بادشاہ ہی اور تم ہماری رعایا مگر آئندہ نہ ہم تمہارے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے انتظام کریں گے۔ اور نہ ہی تمہارے بیماروں کے لئے کسی قسم کے علاج معالجہ کا سلسلہ جاری رکھیں گے بلکہ سکولوں اور ہسپتالوں کے سلسلے کو بند کر رہے ہیں۔ بے شک تمہاری نسلیں جاہل اور نادان رہیں اور بے شک تم بیمار ہو ہو کر ہلاک ہو جاؤ۔ اب ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں

کیا ایسے بادشاہ کی رعایا اپنے بادشاہ سے بہت خوش ہوگی۔ اور اس کے تادیر رہنے کے لئے دعائیں کرتی رہے گی یا نہیں۔ بلکہ اسکی بغاوت کر کے یا تو اسکے ملک کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اور یا اگر بس چلے تو اسکو نیست و نابود کرنے پر تل جائے گی۔

نوعیت اعتراض

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالےٰ نے اس بات کو تسلیم فرمایا تھا۔ کہ اگر کسی وقت کسی نبی کے بعد ہم سلسلہ نبوت کو بند کر دیتے۔ تو اس کے بعد آنے والی نسلیں ہم پر اعتراض کر دیتیں۔ اب وہ آیات درج ذیل کی جاتی ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے کی وجہ سے ہم پر کیا اعتراض وارد ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا عظیم الشان نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آگیا ہے۔ چونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل نبی آئے بہت دیر ہو گئی تھی۔ اور زمانہ فترت (وہ عرصہ جس میں نبی نہ آیا تھا) اس بات کا متقاضی تھا۔ کہ لوگوں کی اصلاح کے لئے کوئی نبی آتا۔ اس لئے ہم نے اپنا نبی بھیجدیا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالےٰ نے اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلا دی ہے۔ جو ابتدا کے مضمون میں بتائی جا چکی ہے۔ یعنی جب کسی مصلح ربانی کی آمد پر کافی عرصہ گزر جاتا ہے تو آہستہ آہستہ لوگوں کے قلوب سے عرفان و معرفت الٰہی کا رنگ اترتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہدایت کی راہ سے اس قدر دور چلے جاتے ہیں۔ کہ اگر ان کا اپنا مسلم نبی بھی آجائے۔ تو اپنی امت کو پہچان نہ سکے۔ کہ یہ میری ہی امت ہے یا کوئی اور۔ یہی قوم کی وہ حالت ہوتی ہے۔ جو کسی مصلح ربانی کی محتاج ہوتی ہے۔ ایسے ہی زمانہ کا ذکر فترۃ من الرسل کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل حضرت عیسےٰ آئے تھے۔ ان کی قوم نے آپ کے ذریعہ اپنی اصلاح کی۔ اور آپ کی رسالت اور توحید الٰہی کے قائل ہو گئے۔ مگر پھر آہستہ آہستہ اس قوم کی حالت ایسی بگڑی کہ رسالت کی جگہ بیٹے کو اور توحید کی جگہ تثلیث کو دے دی گئی۔ تب ان کی اصلاح کے لئے پھر ایک مصلح کی ضرورت پیدا ہو گئی۔ اور اللہ نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی اصلاح کے لئے بھیجتے ہوئے فرمایا اے اہل کتاب تمہارے پاس کسی نبی کو آئے ہوئے چونکہ کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ اور اس عرصہ میں تمہاری حالت خراب ہو کر پھر درستی کے قابل ہو گئی تھی۔

اس لئے ہم نے اپنی سنت قدیمہ اور صفت مرسل کے ماتحت پھر اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ کو مبعوث فرما دیا۔ اور اگر اب بھی ہم کوئی مصلح نہ بھیجتے تو تم ہم پر اعتراض کر سکتے تھے۔ ما جاءنا من بشیر ولا نذیر کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا۔ ہم اپنی اصلاح کسطرح کر سکتے تھے۔ اس لئے اے اہل کتاب فقد جاءکم بشیر و نذیر ہم نے اپنا مصلح بھیجکر اپنی ذمہ داری کو ادا کر دیا ہے۔ اب رہی تمہاری ذمہ داری۔ سو تم جانو۔ اگر ایمان لاؤ گے تو دوہرا اجر پاؤ گے اگر انکار کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

مزید وضاحت

اسی بات کو کچھ زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرمایا ولقد اٰتینا موسی الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون (قصص ع ۵) ہم نے حضرت موسےٰ کو کتاب دے کر بھیجا جبکہ آپ سے پیشتر بہت قومیں اپنے زمانہ کے مصلح کا انکار کر کے تباہ ہو چکی تھیں۔ (سورۂ یونس ع ۲ میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینات وما کانوا لیومنوا کہ ہم نے تم سے قبل کئی قوموں کو اسلئے تباہ کر دیا تھا کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا۔ اور وہ ظلم یہ تھا۔ کہ ان کے پاس ہم نے انکی اصلاح کی غرض سے اپنی طرف سے مصلح بھیجے تھے۔ مگر وہ ان کو قبول نہ کر کے اپنی اصلاح کی طرف مائل نہ ہوتے تھے) انشانا قرونا پھر ہم نے اور قوموں کو جو نبی کی تابع ہو گئیں۔ پھلنے پھولنے کا موقعہ دیا۔ فتطاول علیھم العمر (قصص ع ۵) فطال علیھم الامد (حدید ع ۲) پھر ان لوگوں پر لمبا زمانہ گزر گیا۔ فقست قلوبھم تو پھر ان کے قلوب سخت ہو گئے۔ اور وہ سب عہد و پیمان جو اپنے نبی کے ہاتھ پر کئے تھے سب توڑ پھوڑ کر بیٹھ گئے۔ تب ان کی اصلاح کے پھر سے سامان پیدا کئے گئے۔ اور یہ سلسلہ مرسلین ہم نے اپنی صفت مرسل کے ماتحت رکھا۔ کیونکہ کنا مرسلین ہم مرسل ہیں یعنی نبیوں کو بھیجنے والے ہماری یہ صفت تقاضہ کرتی ہے۔ کہ جب کسی نبی کے بعد اس کی قوم کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ تقوےٰ پر قائم نہ رہیں۔ تو انکی اصلاح کے لئے کسی نبی کو بھیجیں۔ چنانچہ اے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو بھی اسلئے بھیجا ہے۔ کہ پہلے نبی (حضرت عیسےٰ) کے بعد اس قدر عرصہ گزر گیا تھا۔ کہ آپ کی قوم نے تقوےٰ کی راہ چھوڑ کر اس قدر جہالت کی راہ اختیار کر لی تھی۔ کہ نبی اللہ کو ابن اللہ اور واحد یگانہ کو ثالث ثلثہ یعنی دیگر دو اور خداؤں کا تیسرا بھائی قرار دیا۔ لہذا اے حضور اقدس اب ہم نے آپکو بھیجا۔ لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یتذکرون۔ تاکہ آپ ان کو ڈرائیں۔ جن کے پاس مدت سے کوئی ایسا مصلح نہ آیا تھا۔

روزنامہ الفضل
مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۴۹ء

سخنہائے گفتنی

روزنامہ "زمیندار" نے اپنے دیروزہ اداریہ میں جس کا عنوان ہے "زمیندار اور فرقہ مرزائیہ" احمدیت کے خلاف اپنی دلآزارانہ تحریروں کی معذرت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اس بات پر تعجب اور خوشی بھی ہے۔ کہ گو معاصر اپنی گذشتہ بے اعتدالیوں پر شرمندہ و پشیمان ہونا تسلیم نہیں کرتا اور ان کے جواز پر مصر نظر آتا ہے۔ مگر موجودہ اداریہ کی طرز تحریر بذات خود ایسی ہے۔ جو اسکی انفعالی ذہنیت پر ضرور دلالت کرتی ہے۔ بظاہر یہ بڑے تعجب اور خوشی کی بات ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اسکی یہ انفعالی ذہنیت تاقیامت قائم رہے۔ اور وہ اپنے گذشتہ نامناسب رویہ کو عملاً اسی طرح نامناسب اور قابل ترک سمجھتا ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان آخر انسان ہے اور خواہ وہ اپنی اصلی فطرت کے صحیح دائرے سے کتنا بھی دور نکل جائے۔ کبھی نہ کبھی اس طرف رجعت ضرور کرتا ہے۔ اگرچہ ہمیشہ یہ ڈر رہتا ہے۔ کہ غیر فطری محرکات جو اسے اپنے مرکزی نقطہ سے دور دور لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اگر انہوں نے فطرت ثانیہ کی صورت اختیار کر لی ہو۔ تو ممکن ہے انسان اپنی اصل فطرت جس کی طرف اس نے کسی حادثہ یا تیز تر محرک کے ماتحت رجوع کیا ہے۔ اس کا اثر زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے۔ اور فطرت ثانیہ پھر غالب آجائے۔ اور وہ محرک جس کو پنجاب میں "جہس" کہتے ہیں۔ غالب آکر پھر اس کو بھٹکا نہ دے۔ یہ خطرہ معاصر کی صورت میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ بقول خود معاصر چالیس برس سے اس "جہس" کی ارتقائی منازل طے کرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے معاصر کے لئے اگرچہ بہت مشکل کا سامنا ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ اگر وہ عزم صمیم کرلے۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ وہ اس "جہس" سے نجات پا جائے۔ اور ہمیشہ کے لئے استقامت کے ساتھ اس دائرے کے اندر محدود رہے۔ جو صحیح اور حقیقی انسانیت کا دائرہ ہے۔

اپنے اس اداریہ میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ معاصر "زمیندار" کے مدیر محترم جہاں تک طرز تحریر کا تعلق ہے۔ عملاً اپنے گذشتہ رویہ پر منفعل نظر آتے ہیں۔ گو اسکو تسلیم نہیں فرماتے۔ لیکن ہم کو خوشی ہے۔ کہ اس اداریہ میں آپ نے ایک دو جگہ کے سوا ایسا طرز تحریر اختیار کیا ہے۔ جس پر کسی انسان کو بھی زیادہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک چیز جس پر اس اداریہ کے متعلق بھی رواداری اور شرافت انگلی رکھ سکتی ہے۔ وہ ہے جو معاصر نے عنوان میں "فرقہ مرزائیہ" کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ معاصر محترم کو خیال ہونا چاہیئے۔ کہ "احمدیوں" کو "مرزائی" کہنا بڑے درجہ کی دلآزاری ہے۔ کوئی بھی احمدی اسکو اچھا نہیں سمجھتا۔ خواہ اس لفظ کو سننے کی انکو مدت سے عادت چلی آئی ہے۔ اور خواہ وہ اس کے خلاف احتجاج نہ کریں۔

بظاہر تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن دوسروں کے الٹے نام دھرنے میں نہ صرف یہ کہ اس میں کوئی مزاح کی بات ہی نہیں ہے۔ اور نہ صرف یہ کہ جس کا نام دھرا جاتا ہے۔ اسکی دلآزاری ہی اس سے ہوتی ہے۔ بلکہ خود الٹا نام دھرنے والے کی رواداری اور شرافت پر اس سے بہت بڑا دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اور عموماً اس کا اثر اس سے بالکل الٹا ہوتا ہے۔ جو ایسا نام دھرنے والا خیال کرتا ہے۔ مدیر محترم اچھی طرح اس بات کو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص حقارت سے ان کا اصلی نام نہ استعمال کرے۔ بلکہ ان کو کسی الٹے نام سے مخاطب کرے۔ جس کو آپ پسند نہ فرماتے ہوں۔ تو اس سے آپ کی ضرور دلآزاری ہوگی۔ اور کوئی بھی شریف انسان ان کا الٹا نام دھرنے والے کے اس فعل کو شریفانہ فعل نہیں خیال کرے گا۔ خواہ آپ کا اصلی نام آپ کی عادات و خصلت کے کتنا بھی متضاد ہو۔ اور یہ الٹا نام خواہ آپکی ہیئت کذائی کے کتنا بھی مناسب حال ہو۔ اور کتنا بھی موزوں ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دوسروں کو اصلی نام سے مخاطب نہ کرنے اور الٹے ناموں سے مخاطب کرنے والے اپنے موقف کی کمزوری کا ثبوت دیتے ہیں۔ وہ اپنے موقف کی حفاظت استدلال سے کرنے کی بجائے مخالف کے الٹے ناموں سے کرتے ہیں۔ اور یقیناً ہر سمجھدار انسان اسکو سمجھ جاتا ہے۔ کیونکہ جن کے پاس دلائل ہوتے ہیں۔ ان کو ایسے اوچھے ہتھیاروں کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کو اپنے دلائل کی قوت پر اعتماد ہوتا ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ ایسے اوچھے ہتھیار استعمال کرنے سے وہ اپنے استدلال کو مضبوط نہیں بلکہ کمزور کر دیں گے۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ معاصر کے مدیر محترم آئندہ اس امر میں بھی احتیاط سے کام لیں گے۔ ہم ان کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ "احمدی" اپنے لئے "مرزائی" کا لفظ ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اور وہ اسکو اپنی سخت دلآزاری سمجھتے ہیں۔

یہ عذر کہ ہم احمدیوں کو احمدی اس لئے نہیں کہتے۔ کہ احمد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام ہے۔ اس سے یہ نکلتا ہے۔ کہ دوسرے مسلمان احمدی نہیں ہیں۔ محض عذر لنگ سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ مثلاً معاصر کے مدیر محترم کا نام "خدا بخش اظہر" ہے۔ تو کیا آپ کو خدا بخش اس لئے نہ کہا جائے کہ اس سے دوسرے لوگ یہ خیال کریں گے۔ کہ وہ خدا کی بخشش نہیں ہیں۔ بلکہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو "مرزائی" کہنے کے لئے آپ کے پاس کوئی بھی عذر نہیں ہے۔ جو شرافت اور رواداری کے لئے قابل قبول ہو۔

باقی رہے معتقدات تو معاصر اس بات کو تسلیم کرے گا۔ کہ ہر پاکستانی اپنے معتقدات اور ان کی تبلیغ کا حقدار ہے۔ مدیر محترم نے اس اداریہ میں اس حق کو تسلیم بھی کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر کسی کو کسی دوسرے فریق کے معتقدات پر اعتراض ہو۔ تو اس کا بھی ویسا ہی حق ہے۔ کہ اول الذکر کے معتقدات کی تردید کرے۔ لیکن اسکو قرآن کریم کے اس سنہری اصول کے دائرے سے باہر قدم نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ

"جادلهم بالتي هي احسن"

"زمیندار" کے مدیر محترم اسی اداریہ میں اپنی بریت کے لئے فرماتے ہیں:۔

بحث و تنقید کے وقت دلآزاری اور اشتعال انگیزی سے ہمیشہ اجتناب کیا گیا۔ کبھی کوئی ناگوار جملہ اگر نوک قلم سے ٹپک پڑا۔ تو اسے بھی مزاح و تفنن کی حد سے آگے نہیں بڑھنے دیا گیا۔

اب ہر مسلمان جو معاصر کا یہ فقرہ پڑھیگا۔ کیا کہیگا۔ اس کے تو یہی معنے ہیں کہ ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اگر معاصر سیدھی طرح کبھی اختلافات پر بحث و تنقید کرنے کا عادی ہوتا۔ اور کبھی کبھار اتفاقاً غیر ثقہ بات مزاح و تفنن کے پیرایہ میں ان کے قلم سے نکل جاتی۔ یا کبھی کوئی ناگوار جملہ اگر نوک قلم سے ٹپک پڑتا۔ اور اسے بھی مزاح و تفنن کی حد سے آگے نہ بڑھنے دیا جاتا۔ تو کیا احمدیوں کا سہرا ہے۔ یا دوسرے شریف لوگوں کا جن کو معاصر کے طرز کلام پر اعتراض ہے سہرا ہے کہ وہ معترض ہوتے۔ حقیقت یہ ہے کہ معاصر نے کبھی بحث و تنقید بغرض افادۂ عام تو کی ہی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ چبھتی ہوئی فقرہ طرازی اور عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے والی عبارتیں عمداً لکھی ہیں۔ کیا معاصر ایک غیر جانبدار فریق سے اپنی تحریروں کے متعلق فیصلہ لینے کے لئے تیار ہے؟

ابھی چند دن ہوئے کہ آپ نے مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر نہایت سوقیانہ انداز میں دلآزارانہ حملہ کیا۔ اور جب اس پر ہم نے احتجاج کیا۔ تو نہایت ڈھٹائی سے اسی چیز کو دوبارہ اخبار میں شائع کر کے اس کو اور بھی دلآزار اور اشتعال انگیز بنا کر شائع کیا۔ اور احمدیوں کی دلآزاری کے شوق میں ایسی باتیں بھی کہہ دیں۔ جن کی زد تمام انبیاء علیہم السلام پر پڑتی ہے۔ اور یہ کہہ دیا کہ "نبی مومن نہیں ہوتا" اور اس بات پر اصرار کیا۔ کہ قرآن کریم میں نبی کو مومن کہا ہی نہیں گیا۔ ہم الفضل میں اس پر زور دے سکتے تھے۔ کہ معاصر کے "ام المومنین" والے گندے مزاح و تفنن کی چوٹ کہاں کہاں جا کر پڑتی ہے۔ لیکن ہم نے صرف اشارہ پر اکتفا کیا۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ معاصر کا مدیر محترم شاید اپنی اسی خفیف الحرکتی کی وجہ سے انفعالی کیفیت میں ہو گیا ہے۔ اور آئندہ اپنے اشہب مزاح و تفنن کی باگ قابو میں رکھنے کی کوشش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اپنی طرز مزاح و تفنن کے جواز میں اور اپنی بریت کے لئے معاصر وہ دو چار الفاظ جو مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان دشمنوں کے متعلق کبھی کہے تھے جنہوں نے اپنے وقت میں آپ کے برخلاف گالیوں کے پلندے لکھے تھے۔ اور جنہوں نے شر انگیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک مولوی سعد اللہ کے جواب میں مسیح موعود کی طرف سے اقبال مرحوم نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے اشعار میں دیا تھا پیش نہیں کر سکتا۔ خدا تعالےٰ کے مقدسوں کو بھی کبھی حقیقت حال بیان کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ خود اللہ تعالےٰ کو بھی بعض لوگوں کے متعلق "زنیم" اور "حمالة الحطب" جیسے الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص ان الفاظ کا اطلاق اپنے آپ پر کرنے پر بضد ہو۔ تو اس میں ان مقدسوں اور اللہ تعالیٰ کا کیا قصور ہے۔ اب اگر کوئی شخص مسیح علیہ السلام کے الفاظ "سانپ کے بچو" یا قرآن کریم کے مندرجہ بالا الفاظ کے متعلق یہ کہے کہ مسیح علیہ السلام نے یا اللہ تعالےٰ نے یہ الفاظ اس کے لئے استعمال کئے ہیں۔ تو ہم اسکی اس خوش خیالی کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ پھر جو شخص بھی ویسے کام کرے گا۔ جن کاموں کی وجہ سے کسی اللہ تعالےٰ کے مقدس یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے لئے وہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور وہ الفاظ اس کے کاموں پر بعینہٖ چسپاں ہوتے ہوں۔ تو اس میں اللہ تعالےٰ کے مقدس یا اللہ تعالےٰ کا کیا قصور ہے۔ یہ تو اس شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ ویسے کام ہی نہ کرے۔ کہ ان الفاظ کا اس پر اطلاق ہو سکے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ کوئی شریف انسان خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا یہودی یہ نہیں کہے گا۔ کہ مسیح علیہ السلام نے اسکو "سانپ کے بچو" کہا ہے یا قرآن کریم نے اس کے لئے "زنیم" اور "حمالة الحطب" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ صرف ایک بدزبان ضدی آریہ یا عیسائی پادری ہی اسلام کے خلاف

زہر اگلنے کے لئے ان الفاظ کی آڑ لے کر بدزبانی کر سکتا ہے۔ اور ان کو اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی یا منافرت پھیلانے کے کام لا سکتا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام نے قطعاً وہ الفاظ تمام مسلمانوں کے لئے استعمال نہیں کئے۔ اور یہی پرلے درجہ کی اشتعال انگیزی ہے۔ کہ ان الفاظ کو سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے عام مسلمانوں کو احمدیت کے خلاف بھڑکانے کے لئے اپنی دلآزارانہ تحریرات کے جواز میں پیش کیا جائے

پھر یہ بھی پرلے درجہ کی اشتعال انگیزی ہے۔ اور احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے کے مترادف ہے۔ کہ یہ کہا جائے۔ کہ احمدی خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ البتہ وہ اسکے وہ معنے نہیں لیتے جو بعض دوسرے مسلمان علماء لیتے ہیں۔ اور پھر احمدی اپنے معنے لینے میں منفرد نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ ابن عربی۔ ملا علی قاری۔ مولانا روم الرحمۃ وغیرہم جیسے جید اور مانے ہوئے صوفیا اور علماء ہیں۔ اور جو معنے احمدی اور یہ علماء حق لیتے ہیں۔ وہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان معنے سے بہت زیادہ شان بڑھانے والے ہیں۔ جو بعض دوسرے علماء لیتے ہیں۔ خواہ ان کی تعداد آجکل کتنی بھی زیادہ کیوں نہ ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ آپ اپنے اعتقاد کی تائید دلائل سے نہ کریں۔ کریں اور ڈنکے کی چوٹ کریں۔ آپ کو اپنے معنی میں "ختم نبوت" کی حفاظت کا پورا پورا حق ہے۔ لیکن آپ کا یہ حق نہیں ہے کہ آپ لوگوں کے جذبات منافرت ابھارنے کے لئے اس مسئلہ کو اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنائیں۔ اس معاملہ پر آپ کی یہ تحریر صرف اشتعال انگیزی اور اشاعت منافرت کا انداز لئے ہوئے ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی بھی سنجیدگی سے اپنے اعتقادات کے متعلق دلائل پیش نہیں کئے۔ چونکہ عوام اس بارے میں آپ کے ہم خیال ہیں۔ اس لئے آپ دلائل کا صحیح طریق چھوڑ کر ہمیشہ ان کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ کی بڑی سے بڑی دلیل یہ ہوتی ہے "مرزائی مرزائی۔ مرزائی۔ پکڑو۔ دوڑو۔ مرزائی رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ ... کرتے ہیں۔ اس لئے دوڑو۔ پکڑو۔ اس لئے مرزائی اقلیت ہیں اقلیت جس طرح عیسائی اور اچھوت"۔ یہ اشتعال انگیزی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا یہ عالمانہ بحث و تنقید ہے؟ اگر یہ عالمانہ بحث و تنقید ہے تو معاف رکھنا مرغ اور بٹیریں لڑانے والے آپ سے زیادہ عالمانہ بحث و تنقید کر سکتے ہیں۔

لیکن خیر ہمیں امید ہے کہ معاصر اپنی اس انفعالی کیفیت سے آئندہ کے لئے ضرور سبق حاصل کرے گا۔ اور کوئی ایسی بات نہ کرے گا۔ جو اشتعال انگیزی اور منافرت پر محمول سمجھی جائے۔ اور خاصکر دینی معاملات میں سنجیدگی اور متانت سے گفتگو کرنے کا انداز اختیار کرے گا۔ اور صرف چند زائد پرچے بیچنے اور سستی قبولیت حاصل کرنے کے لئے وہ پاکستان کے مفاد کو فساد زائی اور شرانگیزی پر قربان نہیں کرے گا۔ اور دلآزارانہ طریق چھوڑ دے گا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے بھی دعا مانگتے ہیں۔ کہ وہ زمیندار کے مالکوں اور طرز نگاروں بلکہ سب چھوٹوں بڑوں کو نیک ہدایت دے آمین۔

سیاسی دلدل

مغربی پنجاب کے ایڈیٹروں کے اس اجلاس کی جو پاکستان ٹائمز کے دفتر میں ۲۵ مئی ۱۹۴۹ء کو منعقد ہوا دو رپورٹیں ایک معاصر تسنیم اسلامی جماعت کے آرگن میں اور دوسری معاصر زمیندار میں شائع ہوئی ہے۔

"لاہور ۲۶ مئی۔ آج لاہور کے ۲۰ اخباروں کے ایڈیٹروں نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا کہ پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز میں یہ ترمیم کر دی جائے۔ کہ آئندہ سے مغربی پنجاب پریس ایڈوائزری کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جائے۔ اور پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹر کانفرنس کے صدر اسمائے منتخب شدہ ممبروں کے نام حکومت کی منظوری کے لئے پیش کر دیں۔ اجلاس میں پریس ایڈوائزری کمیٹی کے جتنے ارکان موجود تھے سب نے مسٹر الطاف حسین کو اپنے استعفے دیدیئے۔ تاکہ عبوری دور کے لئے وہ اپنی مرضی سے پریس ایڈوائزری کمیٹی کے ممبران کو نامزد کر سکیں۔

روزنامہ زمیندار کے ایڈیٹر مولانا اختر ... نے مطالبہ کیا۔ کہ مغربی پنجاب جرنلسٹس یونین کو بھی کمیٹی میں نمائندگی دی جائے ایک ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ موجودہ نامزد ممبروں کی جگہ کمیٹی کے نئے ارکان کا فوری طور پر انتخاب کیا جائے۔ لیکن اس تجویز کو نہ تو مسترد کیا گیا۔ اور نہ ہی اسے منظور کمیٹی کے کنوینر مسٹر فیض احمد فیض نے کسی طرف بھی ووٹ نہ دیا۔ نو ووٹ اس تجویز کی حمایت میں تھے۔ اور نو مخالف میں۔

الفضل کے ایڈیٹر مسٹر روشن دین تنویر غیر جانبدار رہے۔ اس سے پیشتر انہوں نے اس ریزولیوشن کی حمایت میں دستخط کئے تھے لیکن بعد میں انہوں نے اپنی رائے کے اظہار سے انکار کر دیا۔" (تسنیم ۲۷ مئی)

"لاہور ۲۶ مئی۔ کل شام پاکستان ٹائمز کے دفتر میں پنجاب کے بیس اردو اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمائندوں کا اجتماع ہوا۔ اس میں صوبائی مشاورتی کمیٹیوں کے متعلق پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے بنیادی آئین میں اس ترمیم کا مطالبہ کیا گیا کہ آئندہ کمیٹیوں کی تشکیل و ترتیب میں نامزدگی کی بجائے انتخاب کا طریقہ اختیار کیا جائے اور انتخاب ہر صوبے کے اخبارات کریں۔ اس اجلاس میں تین تجویزیں پیش ہوئیں۔ پہلی تجویز سید حبیب کی طرف سے تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ صوبائی مشاورتی کمیٹی بہر حال صوبے ہی کے اخبارات منتخب کریں اور اس کا مرکزی کانفرنس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس تجویز کے حق میں صرف ایک ووٹ آیا اور یہ مسترد ہو گئی۔ دوسری تجویز مولانا مرتضےٰ احمد خاں کی طرف سے تھی۔ جس میں آئین کی ترمیم کو تو آئندہ اجلاس پر منحصر کر دیا گیا تھا لیکن عبوری کے دور کرنے کے لئے یہ تجویز کی تھی کہ انتخاب کے ذریعہ نام بھیج دیئے جائیں۔ اس تجویز کے حق میں نو ووٹ آئے اور نو ووٹ اس کے خلاف تھے اس لئے کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ تیسری تجویز ایڈیٹر "سفینہ" کی طرف سے پیش ہوئی۔ جو کثرت رائے سے پاس ہوئی۔ اس تجویز میں پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر پر پورے اعتماد کا اظہار کیا گیا تھا اور صوبائی صحافت کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ:۔

ا۔ آئندہ اجلاس میں کانفرنس کے بنیادی آئین میں یہ ترمیم کر دی جائے کہ صوبائی مشاورتی کمیٹیوں کی تشکیل و ترتیب صوبہ کے اخبارات کے نمائندوں کے ذریعہ انتخاب سے کی جائے۔

ب۔ کانفرنس کے دوسرے اجلاس تک موجودہ پریس ایڈوائزری میں توسیع کر دی جائے۔

اس تجویز کے حق میں گیارہ ووٹ حاضرین کے تھے۔ چھ ووٹ تحریری طور پر آئے تھے اور پانچ ووٹ مخالف تھے اس طرح یہ رائے پانچ کے مقابلہ سترہ ووٹوں سے پاس ہوئی۔ مولانا خدا بخش اظہر کا مطالبہ تھا کہ توسیع و ترمیم کے وقت ورکنگ جرنلسٹ یونین کے نمائندے لئے جائیں۔ لیکن جمیل صاحب نے نام پیش کرنے وقت اس پر اصرار نہ کیا اور صحرائی صاحب کا یہ اعتراض مان لیا گیا کہ کمیٹی کے جو معاملے آتے ہیں ان کا تعلق پالیسی اور مالک سے ہوتا ہے۔

چونکہ پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے صدر پر اظہار اعتماد بالواسطہ موجودہ پریس ایڈوائزری کمیٹی پر بھی اظہار اعتماد تھا اس لئے اس اظہار اعتماد کے بعد موجودہ پریس ایڈوائزری کے حاضر ممبروں نے رضاکارانہ طور پر یہ پیشکش کی کہ وہ اپنے استعفے صاحب صدر کے حوالے کر دیں گے تاکہ انہیں نئی کمیٹی بنانے میں آسانی رہے اور پہلے نو ممبروں اور نئے پانچ ممبروں کے جو موجودہ نام ان کو بھیجے جائیں۔ ان میں سے وہ انتخاب بآسانی کر سکیں۔

یہ اجتماع کوئی ساڑھے تین گھنٹہ تک رہا اور ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔" (زمیندار ۲۸ مئی)

ان رپورٹوں کے متعلق ہم معاصر تسنیم کے مدیر محترم سے جو بہ نفس نفیس اس اجلاس میں شروع سے آخر تک موجود رہے۔ حسب ذیل سوال پوچھتے ہیں۔

(۱) کیا زمیندار میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے درست ہے؟

(۲) اگر یہ رپورٹ درست ہے تو پوری تفصیل آپ نے کیوں شائع نہیں کی؟

(۳) کیا تمام حاضرین نے متفقہ طور پر یہ نہیں مان لیا تھا۔ کہ جب تک ایڈیٹرز کانفرنس کے دستور میں ایڈوائزری کمیٹی کی تشکیل کا طریقہ تبدیل نہ ہو انتخاب کا طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو آپ نے خود اپنی رپورٹ میں شائع کیا ہے۔

(۴) کیا جناب مرتضےٰ خان ایڈیٹر مغربی پنجاب کی تجویز اجلاس کی مندرجہ بالا متفقہ رائے کے خلاف نہ تھی۔ کیونکہ جب طریق انتخاب ایڈیٹرز کانفرنس کے دستور کی تبدیلی کے بغیر اختیار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تو اس تبدیلی سے پیشتر اس کو اختیار کرنا کس طرح جائز تھا؟

(۵) کیا جن لوگوں نے مرتضےٰ خان صاحب کی تجویز کے حق میں ووٹ دیئے۔ انہوں نے متفقہ رائے کے خلاف نہیں کیا۔ اور خواہ مخواہ ایک متفقہ اور متحدہ اجلاس میں تفریق و تشتت پیدا کرنے کے مرتکب نہیں ہوئے

(۶) کیا تسنیم کے مدیر محترم ثابت کر سکتے ہیں کہ میں نے جناب مرتضےٰ خان صاحب والی تجویز پر دستخط کئے تھے؟

(۷) کیا یہ درست نہیں ہے کہ سیاسی اسلام کا عقیدہ رکھنے والی "اسلامی جماعت" لادینی سیاسی دلدل میں ہی پھنس کر رہ گئی ہے؟

روشن دین تنویر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ افریقہ میں تبلیغ اسلام

۸۳۰ میل کے تبلیغی سفر۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت

رپورٹ احمدیہ مشن سیرالیون ماہ مارچ

(از مکرم مولوی نذیر محمد صاحب واقف زندگی)

فری ٹاؤن اور کالونی

مکرم جناب امیر صاحب نے اس ماہ ایک دورہ بو، مگبورکا اور میکالی کا کیا۔ اس دورہ میں آپ نے جماعتوں کی دیکھ بھال کی۔ سکولوں کا کام دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ گذشتہ سال کی نسبت ہمارے سکول اچھی ترقی کر رہے ہیں۔ بو سکول میں آپ کا ایک لیکچر تھا جو طلباء و اساتذہ نے یکساں دلچسپی کے ساتھ سنا۔ میکالی اور مگبورکا میں آپ نے مولوی محمد عثمان صاحب کے ساتھ مسیحی سکول مگبورکا اور میکالی سکول کا معائنہ کیا۔

تبلیغ و تربیت:۔ فری ٹاؤن کے قیام کے دوران میں مکرم خلیل صاحب باقاعدہ تبلیغ میں منہمک رہے انفرادی اور اجتماعی طور پر بذریعہ ٹریکٹس، فروخت کتب، دعوت طعام وغیرہ کئی ایک معززین کے گھروں پر بذریعہ ملاقات کئی دوکانوں پر۔ دفتروں میں اور پبلک جگہوں پر اور خطوط کے ذریعہ بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ دورہ میں جماعتوں سے اہم امور پر مشورہ کیا۔ شکایات کا ازالہ کیا۔ بیماروں کی عیادت کی اور دوائی سے مدد کی۔ اس دورہ کا ذکر مقامی اخبار "ڈیلی میل" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۹ مارچ میں کیا۔ اس ماہ آپ نے چار لیکچر دئیے۔ پانچ مضمون لکھے۔

فری ٹاؤن کی کریسنٹ یوتھ مجلس کے صدر اور سیکرٹری دو دن آپ کو گھر پر ملنے آتے رہے۔ اور کہا کہ مسیحیوں نے اسلام پر بعض اعتراض کئے ہیں ان کے آپ نے جواب لکھ کر دئیے تا براڈکاسٹ کئے جا سکیں۔ اس ضمن میں آپ محکمہ اطلاعات عامہ کے آفیسر کو دو دفعہ ملے۔ لیکن اس نے مضمون براڈکاسٹ کرنے کی اجازت نہ دی۔ آپ زائرین کو تبلیغ کرتے رہے اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ فرانس کا ایک معزز شخص بھی زیر تبلیغ ہے۔ فورا بے کالج کے تین نوجوانوں کو "عیسیٰ علیہ السلام" کتاب "تحفہ" دی اور تبلیغ کی۔ کالج کے پرنسپل اور سیکرٹری کو خطوط لکھے جن کا جواب بھی آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دے۔ اور فری ٹاؤن میں مسجد مکان بنانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ نے جماعتوں کو منظم کرنے کے لئے نئی تجاویز سوچیں۔ مبلغین کو ہدایات دیں اور ان کا کام چیک کیا۔

الحمد للہ! آپ کے علاقہ میں بفضلہ تعالیٰ دو کس نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔

دار التبلیغ "باجے بو"

تربیتی و تبلیغی دورے:۔ برادرم صوفی صاحب تبلیغ تبشیر میں باقاعدہ مصروف رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں آپ نے دو دورے کئے۔ ایک میں "فالا" کی جماعت اور ایک اور بستی کا دورہ کیا۔ جماعت کی تربیت کی اور تبلیغ پر زور دیا۔ دوسرا دورہ تین جماعتوں "سرابو" "نلاما" اور "شمالی بو" کا کیا۔ اس میں ۴۸ میل کا سفر آپ نے پیدل طے کیا۔ جماعتوں کو منظم کیا۔ انفرادی تحریکوں کے علاوہ خاص لیکچروں کے ذریعہ جماعتوں کو بیدار کیا اور چندہ کی وصولی کا انتظام کیا۔ سستوں کو متنبہ کیا اور اصلاحی و تربیتی نصائح کیں۔ زکوٰۃ اور تحریک جدید کی وصولی بھی کی۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ بھی کرتے رہے بعض کو کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ ٹریکٹ دئیے اور لٹریچر فروخت کیا۔ جماعتوں میں تربیتی لیکچروں کے علاوہ تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔ روزانہ صبح و شام آپ درس دیتے رہے عام وعظ و نصیحت بھی کرتے رہے۔ ایک شخص کو عربی کا سبق دیتے رہے اور لوکل مبلغ کو قرآن مجید کی دو سورتوں کا ترجمہ سکھایا اور دوسرے لوکل مبلغ کو بعض آیات کا ترجمہ پڑھایا۔

تنظیم:۔ لوکل مبلغین انفرادی و اجتماعی تبلیغ کے علاوہ دورے کرتے رہے۔ جن میں تبلیغ کے علاوہ جماعتوں کی تربیت میں بھی مصروف رہے۔ نماز اور دعاؤں کا ترجمہ بھی احمدی احباب کو سکھاتے رہے۔

متفرق:۔ آپ نے اس ماہ "باجے بو" کی مسجد کا کام شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مکمل کرنے کی توفیق دے۔ تحریک جدید کے بقائے صاف کئے اور نئے سال کے وعدے لئے۔

دار التبلیغ "بو"

تبلیغ:۔ خاکسار نے گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا تھا کہ میں نے بو احمدیہ سکول کے سٹاف کو دعوت طعام دے کر تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے یہ تبلیغ فارغ اوقات میں برابر جاری رہی۔ ملاقات کے ذریعہ کتب مطالعہ کے لئے دے کر۔ ٹریکٹ دیکر مضامین سنا کر اور پڑھا کر اور دعاؤں کے ذریعہ تبلیغ کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار فضل ہے کہ اس نے دو مسیحی استادوں کو قبول حق کی توفیق بخشی۔ تیسرے مسیحی استاد کو مطالعہ کے لئے تفسیر کبیر (انگریزی) دی ہوئی ہے۔ اس سے اس ماہ تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ اور کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی نور حق سے منور کرے۔ آمین۔

تنظیم و تربیت:۔ خاکسار اس ماہ میں کوئی دورہ نہیں کر سکا۔ جس کی وجہ صحت کی خرابی ہے۔ اس حالت میں جماعت کی تنظیم و تربیت میں کوشاں رہا۔ اور چندہ کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلائی۔ لوکل مبلغ کو دو دوروں پر بھیجا جس نے جماعتوں کو منظم کیا اور ان کی اصلاح کی نیز ان کا چندہ وصول کیا اور مسجد بو کے لئے چندہ اکٹھا کیا۔ خاکسار باجازت صحت درس بھی دیتا رہا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ احقر کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ شفا کامل دے تا باحسن خدمت کر سکوں۔ آمین۔

احمدیہ سکولز:۔ ہمارے سکول خدا کے فضل سے ترقی کر رہے ہیں۔ معززین آتے رہے اور اپنے تأثرات کا اظہار وقتاً فوقتاً کرتے رہے۔ بو۔ مگبورکا اور روکوپر تینوں سکولوں میں طلباء کی تعداد روز افزوں ہے۔ مزید ترقی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

طلباء بورڈنگ احمدیہ بو:۔ خاکسار نے اس سال سے بورڈنگ کا انتظام بھی کر دیا ہے اور گذشتہ سالوں کی نسبت سب انتظام بہتر ہے۔ اس وقت تقریباً ۵۰ کس طلباء بورڈنگ میں ہیں جن کی اخلاقی و دینی تربیت میں کوشاں ہوں۔ ان کی رہائش ایک مکان میں ہے جو مشن کے ساتھ ہے۔ ان طلباء کی تربیت میں حتی الوسع مصروف رہا۔ نمازوں میں باقاعدگی کروائی۔ سلسلہ سے واقفیت کرا رہا ہوں۔ حدیث شریف اور قرآن کریم کے اسباق دیتا ہوں ان طلباء میں کثرت غیر احمدی بچوں کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ بچے اس ماحول سے متاثر ہوں اور ان کے واسطہ سے ان کے خاندان بھی اس آسمانی شمع سے نور حاصل کریں جو اس تاریک زمانہ میں خدا نے نازل فرمائی۔ آمین۔

شمالی صوبہ میں

برادران عثمان اور صادق صاحبان مگبورکا اور میکالی میں تبلیغی و تربیتی کام میں مصروف رہے۔ مکرم برادرم مولوی عثمان صاحب سکول کی نگرانی کرتے رہے شہر میں گھوم کر۔ مکانوں پر اور احباب سے تبلیغی گفتگو کرتے رہے

برادرم صادق صاحب اپنے دوکان کے کام کے علاوہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ اس ماہ میں تقریباً ایک سو کس کو پیغام حق پہنچایا۔ چیف صاحب میکالی کو بھی تبلیغ کرتے رہے۔ خدا اس کو احمدی کرے۔ اور اس کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے احباب خاص دعائیں فرمائیں۔

نتیجہ امتحان مذہبی

مورخہ ۱۲ مارچ کو "ڈیلی میل" میں گذشتہ ماہ کے مذہبی امتحان کا نتیجہ شائع ہوا اول و دوم و سوم رہنے والوں کو کتب انعام دی گئیں۔ اس سال پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گامانگا اول رہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آئندہ سال کے لئے کورس مقرر کر دیا گیا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ زیادہ احباب شامل ہوں۔ امتحان میں پاس ہونے والوں کی تعداد ۲۹ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

سفر:۔ اس ماہ کا سفر (بمع سفر لوکل مبلغین) ۸۳۰ میل کیا گیا۔

نومبایعین:۔ اس ماہ چار کس داخل احمدیت ہوئے احباب ان کی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور اس قطعہ ارض کو نور احمدیت سے جلد منور فرمائے۔ آمین

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ زکیہ بیگم بعمر تقریباً ۲۸ سال مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء صبح ۱۰ بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے اپنی یادگار ۹ سالہ بچی چھوڑی ہے۔ چونکہ مرحومہ کی وفات ایک ایسے گاؤں میں ہوئی ہے جہاں سوائے گھر کے چند افراد کے اور کوئی احمدی نہیں تھا اس لئے اس کے غائبانہ جنازہ پڑھنے کی درخواست ہے دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور اس کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اس کی خورد سالہ بچی کا حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔

خاکسار عطاء الرحمٰن قریشی

افریقہ میں دو مخلص احمدیوں کی وفات

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ نیگوس نائیجیریا میں برادرم الفا اسمعیل نیستا صاحب اور Ebute Metta میں الفا عبد الیقین صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

دوست دونوں احباب کی بلندئ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر ربوہ

ایک مصری صحافی کے کشمیر کے متعلق تاثرات

(از احسان عبد القدوس)

(مصنف احسان عبد القدوس مصری صحافیوں کے اس وفد کے ایک ممبر تھے۔ جو حال میں ہندوستان گیا تھا۔ ذیل میں اُن کے ایک مضمون کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ یہ مضمون اخبار روضتہ الیوسف قاہرہ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا تھا)

مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ کہ میں جس طیارہ سے سرینگر گیا۔ اُسی میں کشمیر کے صدر اعظم شیخ عبد اللہ میرے قریب بیٹھے تھے۔ نہ جانے کیوں میں نے بے ساختہ ان سے سوال کیا۔ "آپ نے کشمیر کا الحاق انڈین یونین کے ساتھ کیوں پسند کیا ہے۔" اس کا جواب انہوں نے آہستہ سے یہ دیا۔ "پھر کسی وقت ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کریں گے۔"

بہرحال جب ان سے گفتگو ہوئی۔ تو مجھے ان کا قومی وطن معلوم کرنے کی جستجو ہوئی۔ میرا قیاس تھا۔ کہ ان کا وطن صرف کشمیر ہوگا۔ جسے وہ نہ ہندوستان سے ملحق کرنا چاہتے ہیں اور نہ پاکستان سے بلکہ اس کی آزادی کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ روس سمیت دنیا کی کل حکومتوں سے کشمیر کی خود مختاری چاہتے ہیں۔ اور اسے ایشیا کا سوئٹزرلینڈ بنانا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ اپنے الفاظ واپس لے لیتے ہیں۔ اور انہیں اعتراف ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے اور کشمیر پر لالچی نظر ڈالنے والوں کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور موصوف جو کچھ بھی فرماتے ہیں اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ کشمیر کو یا تو پاکستان سے ملحق ہونا ہے یا ہندوستان سے۔

جب میری گفتگو اس منزل پر پہنچی۔ تو کشمیر پر قبضہ کرنے والی شیخ عبد اللہ کی ماتحت ہندوستانی فوج کی تصویر۔ نیز ہز ایکسی لنسی کے نئی دہلی کے مسلسل دورے جہاں ایک ہیرو کی مانند ان کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اور جہاں پنڈت نہرو اپنا برادر عزیز کہہ کر اُن کا استقبال فرماتے ہیں۔ یہ سب مناظر میری نگاہوں میں گھوم گئے۔ لیکن اس سب کے باوجود جب آپ شیخ عبد اللہ کے خیالات کا گہرا مطالعہ کریں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ شیخ عبد اللہ اس قومی وطن سے محروم ہے۔ جس کے لئے اُس نے عہد و جہد کی تھی اور اب وہ وطن باختہ شخص بن کر رہ گیا ہے۔ اس نے اکھنڈ ہندوستان کی حمایت میں جدوجہد کی تھی۔ لیکن اکھنڈ ہندوستان کے بجائے اب پاکستان اور ہندوستان قائم ہو گئے۔ اور دونوں ملکوں میں حالات بکثر معمول پر آ گئے۔ اور عبد اللہ بحر حیرت میں غوطے کھاتا رہ گیا۔

اپنے دورہ کشمیر میں متعدد جلوسوں میں لوگوں کو یہ نعرے لگاتے ہوئے میں نے سُنا کہ "شیر کشمیر زندہ باد" "نیا کشمیر زندہ باد" اگرچہ ان جلوسوں میں سے کچھ جلوس سچے بھی تھے۔ اور کچھ نعرے بھی دل سے نکل رہے تھے۔ لیکن ان میں اکثریت ان جلوسوں کی تھی۔ جو حکومت کے زیر انتظام ہمارے استقبال کے لئے خاص طور پر نکالے گئے تھے۔

یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ حکومت کا صدر رہو جانے پر شیخ عبد اللہ ریاست کشمیر کے صدر مہاراجہ ہری سنگھ پر حملے کرنا کم کر دے گا۔ لیکن برخلاف اس کے یہ حملے اور زیادہ شدید ہو گئے۔ ریاست کشمیر کے صدر اور اس کے وزیر اعظم کے درمیان یہ حیرت انگیز رابطہ دیکھ کر یہ سوال ذہن میں کھٹکنے لگتا ہے۔

جب ریاست مذکور کا والی اپنے وزیر اعظم کی حمایت نہیں کرتا۔ اور جب پاکستان کی ہمسایہ اسلامی حکومت بھی اس کی حمایت نہیں کرتی۔ اور جب عوام اپنی غربت اور افلاس کی وجہ سے اس کی امداد اور حمایت نہیں کر سکتے۔ تب وہ کون ساحامی اور مددگار ہے۔ جو مہاراجہ کشمیر کے خلاف، مسلح ڈوگروں کے خلاف، اور پاکستانی فوجوں کے خلاف عبد اللہ کی پشت و پناہ ہے۔

اس کے جواب میں شیخ عبد اللہ کے پیارے مِتر۔ ہندوستان کے پردھان، پنڈت نہرو کا تبسم نظر میں پھر جاتا ہے۔ اور اسی معصوم تبسم میں اس سوال کا جواب موجود ہے۔

کنیڈ آٹا میدہ حاصل کیجئے

لاہور ۲۶ مئی:۔ حکومت مغربی پنجاب نے ۲۹ مئی ۱۹۴۹ء سے عوام کی ضروریات کے لئے کنیڈین میدہ راشن کارڈوں اور پرمٹوں پر درج شدہ اجناس خوردنی کی تعداد کے علاوہ فروخت کئے جانے کی اجازت دیدی ہے۔ واضح رہے۔ کہ صوبے میں دیسی میدہ بنانے پر پابندیاں عائد ہیں۔ اور کنیڈین میدے کے موجودہ ذخائر جلد ختم ہو جانے کا امکان ہے۔

درخواست دُعا

میری بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ ضعف دل بدستور ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ مریضہ کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(قاضی محمد صدیق کاتب روزنامہ الفضل لاہور)

قائد اعظم کی یادگار قائم کرنے کا فنڈ

مرکزی کمیٹی کے اراکین کا کام

ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل نے ستمبر ۱۹۴۸ء میں یادگار قائد اعظم فنڈ کے لئے چندہ کی اپیل کرتے ہوئے فنڈ کی مرکزی کمیٹی کے بعض عہدہ داروں کے ناموں کا اعلان بھی کیا تھا۔ اب کمیٹی کی مکمل تشکیل ہو گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) ہز ایکسی لنسی خواجہ ناظم الدین ۔۔ گورنر جنرل (صدر)
(۲) آنریبل مسٹر لیاقت علی خان ۔ وزیر اعظم (نائب صدر)
(۳) آنریبل مسٹر غلام محمد ۔ وزیر مالیات (ممبر)
(۴) آنریبل مسٹر فضل الرحمن ۔ وزیر تعلیم و صنعت (ممبر)
(۵) آنریبل مسٹر تمیز الدین خان ۔ صدر مجلس دستور ساز ۔ (ممبر)
(۶) چوہدری خلیق الزمان ۔ صدر آل پاکستان مسلم لیگ ۔ (ممبر)
(۷) مولانا شبیر احمد عثمانی ممبر مجلس دستور ساز (ممبر) (۸) مسٹر ایس سی چٹو پادھیایا ممبر مجلس دستور ساز ۔ (ممبر)
(۹) مسٹر یعقوب شاہ ۔ آڈیٹر جنرل پاکستان (اعزازی خزانہ دار)
(۱۰) مسٹر ایس ۔ ایم ۔ یوسف ۔ سیکرٹری ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل

مرکزی کمیٹی کے علاوہ صوبائی کمیٹیاں صوبائی گورنروں کے زیر صدارت کام کر رہی ہیں۔ کراچی کی ایک الگ کمیٹی ہے۔ جس کا صدر ناظم کراچی ہے۔ یاد ہوگا کہ قائد اعظم کی حسب ذیل یادگاریں قائم کی جائیں گی۔ ایک مقبرہ۔ جامع مسجد۔ دار العلوم۔ فنیات کا قومی انسٹیٹیوٹ۔ توقع ہے کہ ایک شکر گزار قوم متذکرہ بالا منصوبہ کو جلد از جلد پورا کرنے میں روپیہ اور محنت سے دریغ نہیں کرے گی۔

کراچی سے حج کو جانے والوں کیلئے جہازوں کا انتظام

بعض درجوں کا رجسٹریشن بند کر دیا گیا

کراچی ۲۷ مئی:۔ پاکستان کی وزارت خارجہ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ریاست بہاولپور کے عازمان حج کے لئے عرشہ کی جگہوں اور کراچی سے حج کو جانے والوں کے لئے فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کی جگہوں کا رجسٹریشن بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان علاقوں کو جو کوٹا دیا گیا ہے۔ وہ ختم ہو گیا ہے۔

ہاؤسنگ سوسائیٹز کے وفد سے وزیر خوراک کی ملاقات

کراچی ۲۷ اپریل:۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائیٹز یونین کا ایک وفد کل صبح آنریبل عبد الستار پیرزادہ وزیر غذا، زراعت و صحت۔ حکومت پاکستان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کے سامنے بعض مسائل کے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ بحث مباحثہ کے دوران میں سر ہربرٹ سیکرٹری وزارت غذا۔ زراعت و صحت اور مسٹر ایس۔ ایچ رضا ایڈمنسٹریٹر کراچی بھی موجود تھے۔

یہ بھی طے پایا کہ وزیر موصوف تمام ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کے نمائندوں کے ساتھ دو شنبہ کی صبح کو موقع کا معائنہ کریں گے۔ تاکہ ان میں ہر ایک کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

کمانڈر انچیف نے کوئٹہ کا دورہ مکمل کر لیا

کوئٹہ ۲۷ مئی:۔ پاکستان کے فوج کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی ۲۳ مئی کو یہاں پہنچے تھے۔ کل انہوں نے اپنا چار روزہ پروگرام ختم کر دیا۔

ان چار دنوں میں انہوں نے کیڈٹ بننے سے قبل کی تربیت کے اسکول، اسٹاف کالج۔ فوجی ہسپتال۔ ورکشاپ۔ مختلف فوجی یونٹوں کا معائنہ کیا۔ اور ایک شاندار تقریب کے موقعہ پر دوسری جنگ عظیم میں دلیرانہ کارنامے کرنے کے صلہ میں ۳۰ فوجی افراد کو انعام اور تمغے دیئے۔

کمانڈر انچیف آج بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ (ا ستار)

اپنے پتہ سے اطلاع دیں

سردار نور احمد صاحب واقف زندگی سابق سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے جلد از جلد مجھے اطلاع دیں۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

پاکستان کے خلاف افغانستان کی غیر دانشمندانہ روش پر اظہار افسوس

مسٹر لیاقت علی خاں کا بی۔بی۔سی کے نمائندے سے انٹرویو

لاہور ۲۷ مئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے کل بی۔بی۔سی کے نمائندے مسٹر ڈگلس اسٹوارٹ کو حسب ذیل بیان دیا۔

"دولت مشترکہ میں جنگی نقطۂ نگاہ سے سب سے زیادہ طویل اور اہم سرحدیں پاکستان کی ہیں۔ اس کے باوجود اسے برطانیہ سے اتنی کافی مقدار میں مادی امداد نہیں مل رہی جتنی کہ پاکستان کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے درحقیقت ملنی چاہیئے۔ موصوف نے کہا کہ برطانیہ نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فوجی سامان کی تقسیم کے معاملہ میں پاکستان کی کوئی مدد نہیں کی۔ تقسیم کے وقت طے پایا تھا کہ ہندوستان کو ..... ٹن فوجی سامان دے گا مگر ہندوستان نے اب تک صرف .....۳۰ ٹن دینے کے بعد سامان بھیجنا بند کر دیا ہے"

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا کہ میرا ہمیشہ یہ خیال رہا کہ دولت مشترکہ کو ممبر ممالک کے تنازعات کا فیصلہ کرنے والا ادارہ ہونا چاہیئے۔ جب تک دولت مشترکہ کے ممالک خاص معاملات میں متفقہ عمل کرنے پر راضی نہ ہوں گے۔ اس وقت تک دولت مشترکہ کے آخرکار ناکام رہنے کا خطرہ رہے گا"

دنیائے اسلام کے ملکوں کے مشترکہ مفاد کے معاملات میں آپس میں زیادہ متحد ہونے کی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا یہ فطری امر ہے "مسلم ممالک ہم اعتقادی کے استوار رشتہ میں منسلک ہیں۔ انہیں متحد رہنے کے لئے باقاعدہ معاہدوں کی ضرورت نہیں ہے" موصوف نے اس امر پر زور دیا کہ مسلم ممالک کو سب سے زیادہ اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے ملک کا معیار زندگی زیادہ سے زیادہ بلند ہو جائے۔ انہیں انفرادی طور پر سیاسی اور اقتصادی طور پر دونوں لحاظ سے بہت مضبوط ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

پاکستان کے وزیر اعظم نے بعض یورپی ملکوں کے اس رویہ کو سراہا کہ وہ اسلامی ممالک میں اس سب سے نئی اور سب سے بڑی سلطنت میں اپنا سرمایہ لگا رہے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں بلجیم کے تاجروں کی مثال پیش کی جو پاکستان میں پٹ سن کا کارخانہ اور تیلی گھر قائم کرنے کے لئے اجازت حاصل کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ایسے ممالک پاکستان میں سرمایہ لگانے کے خواہشمند ہیں۔ اس کے برعکس آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ برطانوی تاجر پاکستان میں اپنا مزید سرمایہ لگانے سے احتراز کر رہے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ "پاکستان کسی کا انتظار نہیں کر سکتا اسے تو دوست بنانے ہیں خواہ وہ کہیں بھی ملیں"

مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا "مجھے حکومت افغانستان کی اس کوشش پر افسوس ہے جو اس نے پاکستان کے شمال مغربی سرحد پر قبائلیوں کو مشتعل کرنے کے لئے کی۔ پاکستان افغانستان کے ساتھ امن اور دوستی کا خواہاں ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ حکومت افغانستان جلد محسوس کرے گی۔ کہ اس کی وہ پالیسی کس قدر غلط ہے جس کی وجہ سے پاکستانی قبائل کو حکومت افغانستان کے خلاف ناراضگی پیدا ہو رہی ہے۔

آخر میں وزیر اعظم نے کہا "مجھے اس امر کا احساس ہے کہ اس وقت پاکستان میں ایک ایسی اقلیت موجود ہے جو برطانیہ کے خلاف آوازے لگاتی رہتی ہے۔ مگر میں اور میری کابینہ اس سے ذرا بھی متاثر نہیں ہوتے اور پالیسی کے معاملات میں ان لوگوں کا کوئی بھی دخل نہیں ہے۔

آپ نے کہا "حکومت کی پالیسی وہی ہوگی جس میں پاکستان کا بہتر سے بہتر مفاد ہو"

شام میں انکم ٹیکس

دمشق ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شامی کونسل نے ایک بل کی توثیق کر دی ہے۔ جس بل کی رو سے شام میں ایک قسم کا نیا آئین سابقہ آئین سے بہت مختلف ہے اور اس میں دو دفعات ہیں۔ نئے آئین کی رو سے جمہوریہ کے صدر کا انتخاب براہ راست عوام کریں گے۔ حکومت پارلیمنٹ کے سامنے جواب دہ ہوگی اور وزیروں کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے ممبر ہوں۔ (راسٹار)

مصری فضائیہ میں شامی طلباء

قاہرہ ۲۷ مئی۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت نے شامی فضائیہ کے افسران کو قاہرہ آنے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ وہ شامی طلباء کے متعلق غور و خوض کیا جائے۔ جنہوں نے مصری فضائیہ کے ساتھ تربیت پانے کی اجازت حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔ (راسٹار)

شام اور شرق اردن کے درمیان خوشگوار تعلقات کا قیام

دمشق ۲۷ مئی: شرق اردن کے وزیر خارجہ توفیق عبد الہادی جو آجکل یہاں ایک دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اسٹار سے کہا۔ کہ انہیں امید ہے کہ شام اور شرق اردن کے درمیان قلیل عرصہ کے لئے جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ خیرسگالی کے جذبات کی وجہ سے ختم ہو جائے گی۔

انہوں نے اس افواہ کی تردید کی۔ کہ ان کے اور شاہ عبد اللہ کے درمیان اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ یا یہ کہ نقشوں میں غلطی ہو گئی ہے۔ جو معاہدہ روڈس کی رو سے امتیازی لائن کے لئے تیار کئے گئے تھے۔

یہودیوں اور شرق اردن کی مشترکہ کمیٹی معاہدہ کی روشنی میں نقشوں پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ یہودیوں نے ابھی مسلمہ علاقہ شرق اردن کے حوالہ نہیں کیا ہے۔ اور نہ ہی انہیں خالی کیا ہے۔ لیکن یہ توقع ہے کہ انتقال عنقریب مکمل ہو جائیگا۔ (راسٹار)

عراق کی برآمد میں کمی!

بغداد ۲۷ مئی: ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں ۱۹۴۸ء کے دوران میں عراق کی برآمد کم ہو گئی ہے۔ پہلے عراقی برآمد کی کل قیمت ایک کروڑ ۷۴ لاکھ دینار تھی۔ بعد میں وہ ۵۵ لاکھ دینار رہ گئی۔ اس کمی کا اصل سبب جو کی برآمد پر پابندی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں اس کی برآمد کی مقدار ۲۸ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن تھی۔

۱۹۴۸ء کے دوران میں عراق نے ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ دینار کا سامان درآمد کیا۔ ۱۹۴۷ء میں ۴ کروڑ دینار کا مال درآمد ہوا تھا۔ جس میں سے ۹۳ لاکھ ۵۰ ہزار دینار کا مال عراق میں کام کرنے والی پٹرول کی کمپنیوں نے درآمد کیا تھا۔ (راسٹار)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر سپیشل

سردار خان ولد داود قوم آوان سکنہ کھوہار تحصیل کھاریاں

بنام

محمد اسلم و محمد افضل پسران کرم الٰہی قوم آوان سکنہ کھوہار تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ!

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ دیدہ دانستہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۰-۶-۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی ۲۴-۵-۴۹

دستخط حاکم۔

مہر عدالت

اعلان نکاح

عبد الستار خان صاحب ابن عبد الجبار خان صاحب کا نکاح حکمت اللہ صاحبہ بنت چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم کے ساتھ مولوی عبد المغنی صاحب نے جہلم میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

خاکسار عبد الغفار خان برادر عبد الستار خان صاحب سرگودھا

کمیونزم کے سیلاب کو روکنے کیلئے غیر کمیونسٹ ممالک کے درمیان باہمی اتحاد کی تجویز

جنوب مشرقی ایشیا کی صورت حال امید افزا ہے

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے یہ انکشاف کیا تھا کہ ملایا میں دہشت پسندوں کے خلاف جدوجہد بہت کامیاب رہی۔ اس کے ساتھ ہی آج واشنگٹن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ وزارت خارجہ کو اب یہ توی امید ہو گئی ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کی پیشقدمی روکنے کے کافی امکانات پیدا ہو گئے ہیں ملایا کی صورت حال کو سب سے بہتر تصور کیا جا رہا ہے اور توقع ہے کہ دہشت پسندوں کے خلاف جدوجہد ۶ ماہ کے اندر ختم ہو جائے گی۔ امریکی مبصرین کی نظر میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو حاصل ہے کہ کمیونسٹوں کو عوامی مقبولیت حاصل نہیں ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اس جدوجہد کی آخری کامیابی کے بعد ملایا میں جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں اور ان کے ساتھ فلپائن۔ جاپان۔ جنوبی کوریا اور چین کے باقی ماندہ کمیونسٹ علاقہ کا بلاک بنانے کی تحریک شروع کی جا سکے گی۔ جو شمال کی جانب سے آنے والے کمیونسٹ سیلاب کی راہ میں رکاوٹ کا کام دے گا۔

سیام عام اعتبار سے کمیونسٹوں کا مخالف ہے اور توقع ہے کہ وہ داخلی انتہا پسندانہ دباؤ کی کامیابی کے ساتھ مقاومت کرے گا۔ کہا جا رہا ہے کہ ہند چینی میں انام کے سابق فرمانروا باؤ ڈائی کو اتنی مراعات حاصل ہو گئی ہیں۔ جو اس کے اہالیان وطن کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن وہاں ڈاکٹر ہوچی منھ سے سخت مقابلہ ہونے کا امکان ہے

برما کی صورت حال بہتر سمجھی جا رہی ہے گو واشنگٹن میں اب بھی وہاں کی صورت حال سے تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ وہاں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ جمہوریہ انڈونیشیا اور فیڈرلسٹ کے حامیوں کے درمیان ہیگ کانفرنس میں آخری طور پر تصفیہ ہو جائے گا۔

یہ بات تسلیم کی جا رہی ہے کہ اس علاقہ کی مضبوطی کا ایک اخلاقی نکتہ نگاہ سے یہ ثبوت ہے کہ مغرب حقیقی قوم پرستی کی ہمت افزائی کرنے کا خواہشمند ہے اور کمیونزم کو حقیقی قوم پرستی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور مادی نقطہ نگاہ سے صدر ٹرومین کا غیر ترقی یافتہ علاقوں کو امداد دینے کا پروگرام کافی کامیاب ہے۔ (اسٹار)

مغربی پنجاب میں بیکاری دور کرنے کی کوشش

لاہور ۲۷ مئی۔ باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے صوبائی لیبر کمشنر اور مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے آبادکاری کے نائب چیف افسر سے مشترکہ طور پر الگ رپورٹ پیش کرنے کی درخواست کی ہے۔ اس رپورٹ میں صوبہ میں بیکاری دور کرنے کے طریقوں کے متعلق تجاویز پیش کی جائیں گی۔ اور بیکاری کے زمانہ میں گذر اوقات کے لئے وظیفے دینے کے متعلق رائے کا اظہار کیا جائے گا۔

جیپ گاڑیاں برائے فروخت

لاہور ۲۷ مئی۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ میسرز ایسٹرن آٹو موبائلز لاہور کے پاس کچھ جیپ گاڑیاں اور جیپ سرٹیں پہنچی ہیں۔ جو سرکاری افسر یہ گاڑیاں خریدنا چاہیں وہ ایک ہفتے کے اندر اندر صوبائی ٹرانسپورٹ کنٹرولر ٹرانسپورٹ مزنگ لاہور کے دفتر سے فارم لے کر درخواست بھیج دیں۔ عام لوگ براہ راست ڈیلر سے خرید کر سکتے ہیں۔ جیپ کی قیمت ۹۱۵۰ روپے اور جیپ سرٹ کی ۱۲۸۵۰ روپے ہے۔ جس میں سیلز ٹیکس...

اخوان المسلمین کے اراکین کی گرفتاری

قاہرہ ۲۷ مئی۔ اسکندریہ میں کافی تحقیقات کے بعد غیر قانونی جماعت اخوان المسلمین کے بیس اراکین کو گرفتار کر لیا گیا

مصر میں بھی کچھ گرفتاریاں ہوئی ہیں (اسٹار)

برطانیہ ایک لاکھ ٹن مصری کپاس خریدیگا

قاہرہ ۲۷ مئی۔ یہاں کے معاشی حلقوں کی اطلاع ہے کہ برطانیہ نے ایک لاکھ ٹن مصری کپاس خریدنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اطلاع میں کہا گیا ہے کہ حکومت مصر برطانیہ کو روئی کی مطلوبہ مقدار مہیا کرنے کیلئے تیار ہے۔ (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۱

آپ نے فرمایا ۱۸۷۸ء سے لے کر تا حال تقریباً تین چوتھائی صدی کے دوران میں ہندو پاکستان کے برصغیر کے مسلمانوں کے دل اپنے ترک بھائیوں کی آزمائشوں اور کامرانیوں میں برابران کے لئے بیقرار رہے۔ ہم سب کو خوب یاد ہے کہ کیسے ہمارے عظیم المرتبت فلسفی شاعر اقبال نے ہمارے درد و کرب کے احساسات کا اور ترک عوام کے ساتھ رشتہ محبت استوار کرنے کی ہماری بے پناہ خواہش کا اظہار کیا اور یہ اسوقت جب کہ ہم یہاں اور وہ مغرب میں غیر منصفانہ جارحانہ اقدامات کے خلاف برسر پیکار تھے ۱۹۲۲-۲۳ء میں ترکی کی آخری جنگ آزادی نے ہمیں بے حد متاثر کیا ہمارے شاعر نے "طلوع اسلام" کہکر اس کا خیر مقدم کیا۔ ترکوں کی عدیم النظیر مساعی نے ہم میں ایک نئی امید پیدا کی اور ہم پر ایک نئی حقیقت منکشف ہوئی ۱۹۲۳ء میں ترکی نے کمال اتاترک کے طلسمی اثر سے فروغ کمال پایا۔ اسکے ربع صدی بعد جب کی اپنی غیر مجہول آزادی کی پچیسویں (۲۵) سالگرہ منا رہا تھا۔ پاکستان قائد اعظم کی حیات بخش مساعی سے معرض وجود میں آچکا تھا ترکی اور پاکستان میں ہماری قومی جدوجہد کی اس قیادت میں ایک عجیب و غریب اور دلچسپ مشابہت پائی جاتی ہے اور اسکی پرزور قوت یقیناً ایک مشترک روحانی اور تہذیبی سرچشمہ کی رہین منت ہے۔ اب یہ دو خود مختار و آزاد ملک برادرانہ جذبات کے ساتھ یکدوسرے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

برما کو لنکا کی امداد

کولمبو ۲۷ مئی۔ حکومت لنکا نے ایک بڑا قرضہ دے کر حکومت برما کی امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قرضے کی شرائط تیار کی جا رہی ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لنکا حکومت برطانیہ سے کہے گا کہ وہ حکومت لنکا کے حساب میں برما کو اسلحہ دیدے۔ امداد کا مناسب انتظام کرنے کے لئے برما میں لنکا کا ایک سفیر جلد ہی مقرر کیا جائیگا۔ جو غالباً لنکا کی کابینہ کا کوئی رکن یا کوئی سابق وزیر ہو گا۔ (اسٹار)

ایران میں پاکستان کے خلاف افغانی نمائندے کا بے اثر پراپیگنڈا

طہران ۲۷ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علیخاں کے دورہ ایران کی کامیابی کے ہمہ گیر اثر کو زائل کرنے کی غرض سے حکومت افغانستان نے گذشتہ دنوں افغانی سفیر برائے انگلستان سردار فیض محمد صاحب کو طہران بھیجا تھا۔ جہاں انہوں نے پہنچنے کے بعد بارہ گھنٹے کے اندر اندر ایک بیان جاری کیا جس میں پاکستان کے خلاف افغانستان کی شکایات کو پیش کر کے یہ اثر جمانے کی کوشش کی کہ گویا پاکستان کا رویہ افغانستان کے حق میں معاندانہ ہے۔ چنانچہ اس پراپیگنڈے سے ایرانی پریس نے جو اثر لیا وہ اسبات کی کافی ضمانت ہے۔ کہ افغان سفیر اپنے مقصد میں بالکل ناکام رہا چنانچہ طہران مصور اپنی حالیہ اشاعت میں رقمطراز ہے کہ بعض پاکستانی علاقے میں قبضہ جمانے کی خواہش کو بے نقاب کرتے افغانستان کی حکومت نے دنیا کے سامنے اپنے آپ کو ایک جارحانہ حکومت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اخبار مذکور حکومت ایران کو متنبہ کرتے ہوئے مزید لکھتا ہے کہ ایرانی حکومت کی وزارت امور خارجہ کو افغانستان حکومت اور سردار فیض محمد خاں کے گمراہ کن پراپیگنڈے سے خبردار رہنا چاہئے کیونکہ افغان حکومت نے پاکستان اور ایران کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے انتہائی تجربہ کار شخص کو چنا ہے۔ جس کے اس طور طریق سے جو بالخصوص اس نے ترکی میں اختیار کیا تھا۔ سیاسی حلقے بخوبی واقف ہیں۔

گورنر مغربی پنجاب سے مداخلت کی اپیل

لاہور ۲۵ مئی۔ ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین کی ہڑتال کمیٹی نے آج ایک قرارداد کے ذریعے گورنر مغربی پنجاب سر فرانسس موڈی سے درخواست کی ہے کہ وہ مداخلت سے کام لے کر ۱۱ جون ۱۹۴۹ء سے قبل ایک مصالحتی کمیشن مقرر کر دیں تا عام ہڑتال کی نوبت نہ آئے۔ کیونکہ پاکستان کے مفاد کے پیش نظر یونین کی یہ خواہش ہے کہ ہڑتال . . . . سے قبل ہی مفاہمت کی کوئی صورت نکل آئے۔ قرارداد میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اتمام حجت کے طور پر یہ آخری درخواست کی گئی ہے۔ اگر اب بھی شنوائی نہ ہوئی تو ۱۱ جون ۱۹۴۹ء کو عملاً ہڑتال کی جائے گی۔ جس کے لئے ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

روس اور مصر کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۲۷ مئی۔ روس اور مصر کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے ۲۵ لاکھ پونڈ کے سامان کا باہم تبادلہ عمل میں آئے گا۔ روس مصر کو ایک لاکھ ٹن گندم ۲۵ پونڈ فی ٹن کے حساب سے مہیا کرے گا۔ اس کے عوض میں اسے مارکیٹ نرخ پر مصر کی روئی خریدنے کی اجازت ہو گی۔ لیکن روس خرید کردہ روئی روسی علاقے سے باہر فروخت نہ کر سکے گا۔

بیس ہزار روپے کا سونا پکڑا گیا

کراچی ۲۷ مئی۔ کل کسٹم کے محکمہ نے کراچی کے ہوائی اڈے پر ایک ایرانی مسافر کے قبضے سے بیس ہزار روپے کی مالیت کا سونا برآمد کیا۔ وہ ناجائز طریق پر یہ سونا کراچی سے بمبئی لے جا رہا تھا۔ گذشتہ دنوں کسٹم کے عملہ نے ایک عرب مسافر کو پکڑا تھا۔ جو دو ہزار چھ سو روپے مالیت کا سونا چوری چھپے ہندوستان لے جانے کی کوشش میں تھا